نام کتاب : اقبال ، ایک صوفی شاعر

مصنف : ڈاکٹر سہیل بخاری

ناشر : مکتبہ اسلوب ، پوسٹ بکس نمبر ۲۱۱۹ ، کراچی

صفحات : ۳۸۰

سال اشاعت : ۱۹۸۸ء

قیمت : ۷۵ روپے

ڈاکٹر سہیل بخاری کا نام سید محمود نقوی تھا ۔ آپ کا حال ہی میں کراچی میں تقریباً ۷۵ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا ۔ آپ اردو کے مشہور نقاد ، محقق اور ماہر لسانیات تھے ۔ اردو تحقیق و تنقید کے میدان میں آپ کی تصنیفات ناول نگاری ، سب رس پر ایک نظر ، باغ و بہار پر ایک نظر ، غالب کے سات رنگ ، اقبال مجدد عصر اور اردو داستان ، تشریحی لسانیات پر ,,اردو کا روپ ،، ، تاریخی لسانیات پر ,,اردو کی کہانی ،، انگریزی میں اردو لسانیات پر Phonology of Urdu Language اردو لغت پر ,,اردو کا اشتقاقی لغت ،، اور ,,معنویات ،، اور ھندی ادب پر ،، ھندی شاعری میں مسلمانوں کا حصہ ،، ھیں ۔

زیر نظر کتاب اقبال اور تصوف کے موضوع پر ایک مفید اور اھم کتاب ہے اس کتاب میں آٹھ باب ھیں ۔ باب اول میں فاضل مصنف نے تصوف کی اصل وحدت الوجود ، تعینات ، اعیان ثابتہ ، تنزلات ستہ، تجدد امثال ، عشق اور عقل اور مذھب طریقت کی خصوصیات پر بحث کی ہے ۔ باب دوم میں آپ نے ایرانی صوفیہ کے حالات ، خانقاھی نظام ، منصب شیخ ، کشف والھام ، تربیت سالک ، سیر باطن ، ترک خودی ، جبروقدر ، حسین بن منصور حلاجؒ اور ابلیس پر اظہار خیال کیا ہے ۔ باب سوم میں شاعری اور تصوف کے باھمی

تعلق کا تجزیہ کیا ہے اور بعض ایرانی صوفی شعرا کے مختصر حالات زندگی ، انکے صوفیانہ کلام کی خصوصیات ، اور صوفی اصطلاحات دی ھیں ۔ باب چہارم میں اقبال اور تصوف کے باھمی تعلق کو اقبال کے خطوط کی روشنی میں واضح کیا ہے ۔ باب پنجم میں ایران کے مشہور صوفی شعرا سے اقبال کی عقیدت ، انکے کلام کی تضمینات اور ہم طرح غزلوں کی نشان دھی کی ہے اور ان مضامین کی طرف اشارہ کیا ہے جو اقبال اور دوسرے صوفی شعرا کے یہاں مشترک ھیں ۔ باب ششم میں اقبال کے صوفیانہ کلام کا مختلف عنوانات کے تحت جائزہ لیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اقبال نے کہاں تک صوفی شعرا کی تقلید میں تصوف کی روح و روایت کو قائم رکھا ہے ۔ کس کس مسئلہ میں کس حد تک اختلاف کیا ہے اور کون کون سی اختراعات کر کے قدیم روایات میں تازہ روح پھونکی ہے ۔ باب ھفتم میں اقبال کے صوفیانہ کلام کی خصوصیات بیان کر کے صوفی شعرا میں ان کا مقام متعین کرنے کی کوشش کی ہے ۔ یہاں مختصراً ان اصطلاحات کو بیان کیا ہے جو صوفیہ میں قدیم سے مستعمل چلی آ رھی ھیں ۔ اسی طرح وہ اصطلاحات بھی دی ھیں جن کے معانی میں اقبال نے ترمیم یا توسیع کی ہے اور ان اصطلاحات کی طرف اشارہ کیا ہے جو اقبال نے تصوف کو عطا کی ھیں ۔ باب ھشتم میں ھجائی ترتیب سے ان اصطلاحات کی فہرست دی ہے جو اقبال نے اپنے کلام میں استعمال کی ھیں اور وہ اشعار بھی دیئے ھیں جن میں یہ اصطلاحات استعمال ھوئی ھیں ۔

اس خیال سے کہ یہ کتاب انھوں نے اردو داں طبقہ کیلئے لکھی ہے اور ان میں سے بعض حضرات فارسی سے کماحقہ واقفیت نہیں رکھتے، آپ نے نہ صرف اقبال کے اردو کلام سے مثالیں دی ھیں بلکہ بیشتر فارسی اشعار کا اردو ترجمہ بھی دیدیا ہے ۔

ڈاکٹر سہیل کی نظر میں ,,اقبال چودھویں صدی ہجری کے عظیم صوفی شاعر ہیں جنھوں نے جامی سے پانچ سو سال بعد فارسی کی صوفیانہ شاعری میں جو مردہ ہو چکی تھی پھر سے روح پھونکی، علم وحکمت کا تازہ ترین اور وسیع سرمایہ داخل کرکے اسے نئی توانائی بخشی اور وقت کی شاہراہ پر اس کا کارواں آگے بڑھا دیا ،، ۔ (ص ۸) .

ان کے خیال میں اقبال کو تصوف ورثے میں ملا تھا اور ان کے خون میں شامل تھا ۔ اسی لئے انھوں نے اپنی شاعری کو تصوف کے اظہار کا وسیلہ بنایا لیکن اس کا ,,یہ مقصد بھی نہیں کہ وہ صوفی تھے اور شعر بھی کہتے تھے ۔ راہ سلوک پر گامزن تھے اور شعر گوئی کا ذوق اور ملکہ بھی رکھتے تھے ۔ عالم معنی کی سیر کرتے اور داد سخن بھی دیتے تھے ، یعنی ان کا تصوف ان کے شعر سے الگ اور ان کا شعر ان کے تصوف سے جدا تھا ، بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ ایسے شاعر تھے جو شعر کو سلوک کا آئینہ دار بناتے تھے اور شعر کے پردے میں تصوف کے مسائل سمجھاتے تھے ،، ۔ (ص ۳۲۰)

اس کتاب کی تالیف میں فاضل مؤلف نے نو فارسی ، انیس اردو اور دو انگریزی کتابوں سے استفادہ کیا ہے ۔

مختصر یہ کہ یہ کتاب ایسے حضرات کے لئے مفید ہے جو اقبال سے اسلامی تصوف کا رشتہ اور تعلق جاننا چاہتے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اقبال کی شاعری کے عناصر ترکیبی میں تصوف کا کہاں تک عمل دخل ہے اور اقبال کے افکار جن کا اظہار ان کی شاعری میں ملتا ہے کس حد تک اسلامی تصوف سے متأثر یا اسلامی تصوف کے آئینہ دار ہیں ۔

(ڈاکٹر سید علی رضا نقوی)